قومی زندگی کی پوری تاریخ میں عالم اسلام کا یا خود اس ملک کا کوئی قابلِ ذکر سیاسی، سماجی، تعلیمی اور مذہبی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس پر انھوں نے کمال بیباکی اور جرأت کے ساتھ اظہار رائے نہ کیا ہو، پھر اُن کی خود اپنی نجی زندگی سرتاپا عمل و اخلاص، جدوجہد اور ایثار و قربانی تھی جو سبق آموز بھی ہے اور عبرت آفریں بھی۔ اس لئے سرور صاحب نے جو معروف اہلِ قلم اور کئی کتابوں کے کامیاب مصنف ہیں، اس عہد کی (جو سنہ ۱۹۰۶ء سے اکتوبر سنہ ۳۰ء تک جبکہ مولانا کی وفات ہوئی پھیلا ہوا ہے) سرگذشت خود مولانا کے قلم کی زبان سے سنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ کی پہلی جلد ہے جس میں مولانا کی خود نوشت سوانح عمری اور اس دور کے مختلف واقعات کا تذکرہ خود مولانا کی زبان سے ہے، فاضل مرتب نے بڑی محنت اور دیدہ وری سے ان سب چیزوں کو اس خوبی سے مرتب کیا ہے کہ مولانا کی عظیم شخصیت کا ایک ایک نقش خود بخود قاری کے ذہن میں مرتسم ہوتا جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ ترتیب کی بڑی خوبی اور کمال ہے۔ مولانا پر انگریزی اُردو میں متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں، لیکن مولانا عبدالماجد دریابادی کی کتاب "محمد علی" کے بعد یہ دوسری کتاب ہے جو اپنے موضوع پر نہایت وقیع۔ بلند پایہ اور ٹھوس کہی جا سکتی ہے۔ خدا کرے اس کا دوسرا حصّہ بھی جلد شائع ہو۔

جگن ناتھ آزاد اور اس کی شاعری: مرتبہ محترمہ حمیدہ سلطان احمد، تقطیع خورد۔ ضخامت ۲۷۲ صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد پانچ روپیے۔ پتہ:۔ مکتبۂ شاہراہ دہلی۔

آزاد اس دور کے مشہور شاعر ہیں۔ ان کی شاعری پیغام بھی ہے اور سلام و کلام بھی، وہ ولولہ خیز بھی ہے اور فکر انگیز بھی، ان کی شاعری کا پیکر سوز و ساز اور جذب و شوق کے تار و پود سے تیار ہوا ہے۔ اس لئے اُن کے کلام اور آواز کی طرح ان کی شخصیت بھی بڑی جاذب اور دلکش ہے۔ یہ کتاب اُن مختلف مقالات و مضامین کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً اُردو زبان کے اہلِ قلم نے آزاد کی شخصیت و شاعری اور ان کی تصانیف پر تبصرہ کے طور پر لکھے ہیں۔ اگرچہ ان مقالہ نگاروں میں ہند و پاک کے نامور ادیبوں اور شاعروں کے ساتھ چند ایسے حضرات بھی شامل ہیں جنھیں تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل ہی کہا جا سکتا ہے۔ تاہم مجموعی طور پر یہ مجموعہ بہت سے ادبی۔ فنی اور شعری نکات پر مشتمل ہے۔ اور اُن سے